حادثات کے نتیجے میں ہونے والی اموات میں کمی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے: ماہرین

حادثات کے نتیجے میں ہر سال ہونے والی ہزاروں اموات میں کمی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ایک جانب حفاظتی اقدامات کیے جا سکتے ہیں اور دوسری جانب ہنگامی طبی امداد کے مراکز کی حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بات ماہرین نے آغا خان یونیورسٹی کے تحت منعقد کی جانے والی سالانہ سرجیکل کانفرنس (اے کے یو اینیوئل سرجیکل کانفرنس – اے اے ایس سی) کے موقعے پر کہی۔ اس سال اے اے ایس سی کا موضوع تھا: 'حادثات: تبدیلی کے لیے کوشاں'۔

کانفرنس میں شریک ماہرین نے کہا کہ جان بچانے والی تدابیر کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی مدد سے اموات میں کمی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ان تدابیر کو بروقت سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ انسانی جان کے لیے خطرہ بننے والی کسی بھی صورتحال کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

صحت کی عالمی تنظیم (ڈبلیو ایچ او) کی ہدایات کے مطابق اس لائحہ عمل میں ہنگامی صورتحال میں دی جانے والی طبی امداد شامل ہے جو جائے حادثہ پر موجود تربیت یافتہ عام افراد فراہم کریں۔ یہی افراد ایمبیولینس بھی بلوا سکتے ہیں جس میں جان بچانے والے ضروری آلات نصب ہو اور طبی عملے کے کم از کم دو افراد موجود ہوں؛ ایک فرد مریض کی نگرانی اور طبی امداد کے لیے اور دوسرا ایمبیولینس چلانے کے لیے۔

ضرورت پڑنے کی صورت میں، ایمبیولینس کے عملے کو کسی متعلقہ ہسپتال پہنچنے سے قبل وہاں کے عملے سے رابطہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ مریض کو ہسپتال کے حوالے کرنے کے وقت ایمبیولینس کے عملے کو تمام اہم معلومات ہسپتال کو فراہم کرنی چاہییں جو اس کے بعد مریض کی صورتحال کا جائزہ لے اور مریض کی درجہ بندی کرے۔

اس کانفرنس میں پیش کی جانے والی تحقیق جرنل آف دی پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن میں شائع ہوئی ہے۔ اپنے خطاب کے دوران اے کے یو ڈیپارٹمنٹ آف سرجری کے پروفیسر سید اطہر انعام نے ایک ڈھائی سالہ بچے کی کیس رپورٹ کا حوالہ دیا جس کو نہایت قریب سے تین گولیاں ماری گئی تھیں تاہم وہ زندہ رہا۔ جس وقت اس بچے کو آغا خان یونیورسٹی ہسپتال (اے کے یو ایچ) کے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ لایا گیا اس وقت بچہ بے ہوش تھا۔ اے کے یو ایچ آنے سے قبل اس بچے کے گھر والے دو قریبی ہسپتالوں میں لے گئے تھے۔ جب سانس کی بحالی کی ابتدائی کوششوں کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا تو پیڈیاٹرک، کارڈیوتھوراسک اور آرتھوپیڈیک سرجنز کی ٹیم اور پیڈیاٹرکس انیستھیسیولوجی کے ماہرین کو آپریٹنگ روم بلوایا گیا۔

ڈاکٹر اطہر انعام نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے بتایا، "آج وہ بچہ ساڑھے چار سال کا ہے؛ اسکول جاتا ہے اور ایک صحتمند بچہ ہے۔ ایسے ہزاروں افراد ہیں جو اس بچے کی طرح خوش قسمت نہیں ہیں کیونکہ ہمارے ہسپتالوں میں ماہرین کی بین الشعبہ جاتی ٹیمیں موجود نہیں۔ اس کے علاوہ ایمرجنسی کیئر نظام میں موزوں آلات سے لیس ایمبیولینسوں اور تربیت یافتہ افراد کی بھی کمی ہے۔"

اے کے یو کے اینیوئل سرجیکل کانفرنس کے سلسلے میں بین الاقوامی اور قومی ماہرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے جن میں مریض کی ہسپتال پہنچنے سے قبل دیکھ بھال، بڑے پیمانے پر اموات، بحالی، تحفظ اور آفات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے والے ماہرین شامل تھے۔

یونیورسٹی آف واشنگٹن میں سرجری کی پروفیسر ایلین برگلر نے اس موقعے پر بات کرتے ہوئے کہا، "کسی بھی حادثے کے بعد خون ضایع ہو جانے کے نتیجے میں ہونے والی اموات کی روک تھام ممکن ہے۔ اس کے لیے جائے حادثہ پر خون کے ضیاع کو روکنا سب سے ضروری امر ہے، اور سب سے اہم عنصر یہ ہے کہ جائے حادثہ پر موجود افراد طبی عملے کے پہنچنے سے قبل ہی مریض کو ابتدائی طبی امداد فراہم کریں۔"

کانفرنس کے دوسرے روز اے کے یو کے نئے سینٹر فار ایکسیلنس اینڈ ایمرجنسیز اور دیگر اشتراک کاروں کی مدد سے قومی سطح پر جان بچانے والی تدابیر کے ایک پروگرام کا آغاز کیا جائے گا جس میں بائی اسٹینڈر یا عام افراد کی تربیت پر زور دیا جائے گا۔

ایمرجنسی کیئر اقوام متحدہ کے سسٹین ایبل ڈیویلپمنٹ گولز کے کئی اہداف کا ایک اہم عنصر ہے۔ ایس ڈی جی 3 کے تحت اچھی صحت اور انسانی فلاح میں حادثے کے بعد فراہم کی جانے والی ہنگامی طبی امداد اور بحالی شامل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کی مدد سے سڑک پر حادثات کے نتیجے میں ہونے والی 40 فیصد اموات کی روک تھام ممکن ہے۔ مزید برآں، ایمرجنسی کیئر کی بروقت فراہمی عالمی سطح پر صحت کی موثر ترویج کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔

یونیورسٹی آف مشی گن کے سرجری کے پروفیسر حسن بدر عالم نے اس موقعے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ایمرجنسی کیئر کے نظام میں بہتری سے مزید 10 ایس ڈی جیز کے حصول میں بھی معاونت حاصل ہو سکتی ہے مثلاً نان کمیونیکیبل ڈیزیزز، زچہ اور بچہ کی صحت کے متعلق پیچیدگیاں، بچوں کی صحت کے مسائل، آفات اور شرپسندی کے نتیجے میں لگنے والی چوٹیں اوردیگر۔

اے کے یو کے وائس پرووسٹ انجم ہالائی، میڈیکل کالج کے ڈین عادل حیدر اور ایونٹس آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئر حسنین ظفر نے بھی اس موقعے پر حاضرین سے خطاب کیا۔

اینیوئل اے کے یو سرجیکل کانفرنس کا انعقاد آغا خان یونیورسٹی کراچی کے ڈیپارٹمنٹ آف سرجری کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں درس و تدریس کے منفرد عملی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں؛ سرجیکل طریقہ کار اور تحقیق کے حوالے سے وقت حاضر کے اہم ترین موضوعات کو زیربحث لایا جاتا ہے اور ہم عصر ماہرین سے رابطوں کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ پچھلے سال اس کانفرنس کا بنیادی موضوع عالمی سرجری کے حوالے سے تھا۔